کہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان افہام و تفہیم کے عمل کو تیز کرنے کے لیے تعلیمی مواد تیار کیا جائے۔ یہ ادارہ عیسائی اور مسلم مذاہب کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لیے کام کررہا ہے۔ جرمنی کے ایک مقام ٹرائر میں گروپ کے اجلاس (21 تا 24 مئی) کے بعد اپنے ایک خط میں اس ادارے نے لکھا ہے کہ بہت سے عیسائی اور مسلمان باہمی ملاقاتوں کو اپنی تقویت کا باعث خیال کرنے لگے ہیں۔ اس کے نتیجے میں عیسائیوں میں "اس بات کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا ہے" کہ انہیں مسلمانوں کے سامنے "عیسائیت کو بہتر طور پر پیش کرنا چاہیے۔"

یہ تنظیم اپنے آپ کو پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں کے "غیر سرکاری" ادارے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اس کے خیال میں بہت سے عیسائی جو مسلمانوں کے درمیان رہتے بستے اور کام کرتے ہیں، وہ مسلمانوں کے سامنے "اپنے مذہبی عقائد اور یسوع کے ساتھ اپنے تجربے کی بہتر وضاحت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔"

اس بناء پر خط میں چرچوں پر زور دیا گیا ہے کہ "وہ بہتر مواد کی تیاری اور لوگوں کو کام کی تربیت دینے کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیں۔" یہ مواد علمی لحاظ سے معتبر، تاریخی لحاظ سے درست اور مسلمانوں کی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس میں ان باتوں کا خاص خیال رکھا جائے جن کے بارے میں مسلمان بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ نیز مناظرہ بازی اور تبدیلیٔ عقائد کی کوشش سے احتراز برتا جائے۔"

اس ادارے کے سالانہ اجلاس 1980ء میں اپنے قیام سے لے کر اب تک ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ ان کا مقصد یورپ میں عیسائی۔ مسلم تعلقات کے بارے میں معاملات کا بھرپور جائزہ لینا ہے۔ (رپورٹ: اکومینیکل پریس سروس)

امریکہ: عیسائی بنیاد پرست اسرائیل کی مابعد جنگ امداد کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔

خلیجی جنگ کے دوران میں اور اس کے بعد اسرائیلی سیاحت کے شعبے میں بڑے پیمانے پر سرد بازاری رہی ہے اور اب اسرائیلی۔ فلسطینی تنازعے کے منصفانہ اور پُرامن حل کے لیے نئی سفارتی کوششیں شروع ہوئی ہیں۔ اس پس منظر میں امریکہ میں عیسائی بنیاد پرستوں نے ریاست اسرائیل کے ساتھ اپنی پرانی حمایت کے اظہار کے لیے بھرپور کوششیں شروع کردی

ہیں۔ عیسائی بنیاد پرست مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی پر قبضے سمیت اسرائیل کی تمام پالیسیوں کی تائید کرتے ہیں۔ انہوں نے کوشش شروع کررکھی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ سیاحت کی غرض سے اسرائیل جائیں تاکہ اسرائیلی سیاحت کی معیشت ایک بار پھر پھل پھول سکے۔ مزید برآں روسی یہودیوں کی اسرائیل میں آباد کاری کی تائید وحمایت کی جارہی ہے۔

ایک اور ولولہ انگیز پروگرام مسیحی مبلغ بلی واٹسن نے تیار کیا ہے جس کے تحت وہ مئی 1992ء میں اسرائیل کے 44ویں یوم تاسیس کے موقع پر امریکہ سے 4 لاکھ ایونجلیکل عیسائیوں کو اسرائیل لائیں گے۔ یہ منصوبہ جس کا نام "تواریخ" (1-2) میں بیان کردہ اس واقعے کی نسبت سے "آپریشن حمد" رکھا گیا ہے جس میں بنی لاوی کو ایک جنگ سے پہلے حمد وثناء کے لیے روانہ کیا گیا تھا۔ بعدازاں خدا نے یہود کی مدد کی اور دشمن کو شکست ہوگئی۔ واٹسن کو یقین ہے کہ خلیجی جنگ مسیح کی آمد ثانی سے متعلق بائبل کی پیش گوئیوں کی متوقع تکمیل کی پہلی علامت تھی۔

1980ء کی دہائی کے اوائل میں انہوں نے امریکہ کے دارالحکومت میں ایک ریلی "واشنگٹن برائے یسوع" کے عنوان سے منعقد کی تھی جس میں 4 لاکھ افراد شریک ہوئے تھے۔ اسی طرح "آپریشن حمد" کے لیے بلی واٹسن ہوائی جہاز چارٹر کرنے کا ایک بہت بڑا پروگرام بنا رہے ہیں۔ وہ یروشلم اور اس علاقے کے تمام ہوٹل بک کروانا چاہتے ہیں۔ 2 لاکھ افراد کا پہلا گروپ آئندہ سال 4 سے 14 مئی تک اور اتنے ہی افراد کا دوسرا گروپ 14 سے 24 مئی تک اسرائیل میں قیام کرے گا۔ اس تمام نقل وحمل کا اہم مرحلہ آدھے دن کی عوامی ریلی ہوگی جب تمام چار لاکھ زائرین اسرائیل میں اکٹھے ہوں گے۔ امریکہ کے متعدد مقامات پر ایونجلیکل کیبل ٹیلی وژن مجوزہ پروگرام کی حمایت کررہے ہیں اور وہ اس کی کامیابی کے لیے ابھی سے سرگرم ہوگئے ہیں۔

ایک اور منصوبے کے تحت ایونجلیکل تاجروں، سیاست دانوں، فوجیوں اور مذہبی رہنماؤں پر مشتمل ریلیجس راونڈ ٹیبل Religious Round Table کے صدر ایڈمیک اٹیر اگلے موسم سرما میں ایک ہزار افراد کو اسرائیل لانے کا پروگرام رکھتے ہیں، جو" بیت المقدس کے امن کے لیے مناجات" کے عنوان سے اسرائیل کے لیے گیارہویں سالانہ قومی دعائیہ ناشتے National Prayer Breakfast for Israel میں شرکت کریں گے۔ میک اٹیر امریکہ کے قومی مذہبی نشر کنندگان کے سالانہ اجتماعات کے ایک حصے کے طور پر واشنگٹن میں اسی قسم کے قومی دعائیہ جلسوں کا اہتمام گذشتہ دس سال سے کررہے ہیں۔ تازہ ترین پیش کردہ تجویز کے حق

میں فضا بنانے کے لیے میک اٹیر امریکہ بھر میں جلسے جلوس منعقد کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اس منصوبے کے توسط سے انہیں ایسے لاکھوں افراد مل جائیں گے جو فوراً اسرائیل کی حمایت پر آمادہ ہوں گے اور اسرائیل کی سیاحت کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ اسرائیل سے متعلق اطلاعات فراہم کرنے کا ایک سلسلہ قائم کرلیں گے۔ انہیں یہ بھی توقع ہے کہ وہ روسی یہودی تارکینِ وطن کی فلاح اور انہیں اسرائیل میں مدغم کرنے کی خاطر اسرائیل کے حامی "ایونجلیکل بائبل کے ماننے والے عیسائیوں سے رقوم جمع کرسکیں گے۔ ماضی میں میک اٹیر کے "دعائیہ ناشتوں" سے دیگر افراد کے علاوہ جن سرکردہ شخصیتوں نے خطاب کیا، ان میں امریکہ میں اسرائیلی سفیر، سینیٹر البرٹ گور، سینیٹر رابرٹ ڈول اور امریکی اٹارنی جنرل ایڈورڈمیس شامل ہیں۔

امریکہ میں روسی یہودی تارکینِ وطن کی حمایت لوزیانہ میں قائم تنظیم Evangelist outrage کے صدر سونی حالینڈ اور دیگر مذہبی تنظیموں کے ذریعے قدامت پسند بیپٹسٹوں نے شروع کردی ہے۔ جناب حالینڈ کو یہودی تارکینِ وطن کا اس حد تک خیال ہے کہ انہوں نے ان کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کی غرض سے متعدّد اجتماعات کا اہتمام کیا تاکہ روس سے اسرائیل آنے والے یہودیوں کو بوڈاپسٹ میں زیادہ دیر عارضی قیام نہ کرنا پڑے۔

جناب حالینڈ کا کہنا ہے کہ تمام یہودی جب تک اپنے روحانی وطن میں واپس نہیں آجاتے، ایونجلسٹ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ یہود کا اپنے روحانی وطن آجانا یسوع کی بارِ دگر آمد کے لیے ایک شگون بنے گا۔

دریں اثناء گذشتہ مارچ میں 4 ہزار انجیل آموزوں کا ایک اجتماع ٹیکساس کے شہر ڈلاس میں منعقد ہوا جس میں "بیت المقدس اور اسرائیلی عوام کی قربانیوں کی قبولیت کے لیے دعائیں مانگی گئیں اور خلیجی جنگ کے دوران میں خدا نے اسرائیل کی جس طرح سے حفاظت کی، اس پر حمد کے ترانے گائے گئے۔" اجتماع میں زمین کے بدلے امن کے خیال کی مخالفت کی گئی۔ دسمبر 1990ء میں "یروشلم پوسٹ" کے ایک اداریے "پادری بمقابلہ اسرائیل" کے رد عمل میں یہ اجتماع منعقد ہوا تھا۔ "یروشلم پوسٹ" نے مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز کے زیر اہتمام 18 امریکی چرچ رہنماوں کے علاقے کے اس دورے پر سخت تنقید کی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ خلیجی جنگ کا حل مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جائے اور اقوام متحدہ کی تمام قراردادیں، خصوصاً جن کا تعلق خلیجی بحران سے ہے، یکساں طور پر نافذ کی جائیں۔

"مائیک ایوانز منسٹریز" کے ڈائریکٹر مائیک ایوانز کے مطابق "انجیل آموزوں نے نیشنل کونسل آف چرچز کے اس طرز عمل پر سخت غم وغصے کااظہارکیا۔ ان کے خیال میں کونسل کوعیسائیوں کی طرف سے گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ امریکہ میں 5 کروڑ سے زائد انجیل آموز اسرائیل کے کٹر حامی ہیں۔" انہوں نے مزید کہاکہ "ایک ایونجلیکل رہنما بھی ایسا نہیں جو اس بات کا حامی ہو کہ اسرائیل کسی چیز سے بھی دستبردار ہو۔" یروشلم ڈی۔سی[1] کے بینر کے سامنے کھڑے ہوکر ایوانیز نے عوامی نعروں کی گونج میں کہاکہ "خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ بیت المقدس اسرائیل کا دارالحکومت ہے۔ یہودی، یروشلم ڈی۔دسی میں بادشاہ داؤد کے زمانے سے آباد چلے آرہے ہیں۔ امریکہ کے لیے یہ وقت نہیں ہے کہ وہ امن کے لیے ارضِ یہود کا سودا کرنے کی کوشش کرے۔" انہوں نے امریکی وزیر خارجہ جناب جیمز بیکر سے مطالبہ کیا کہ وہ کویت کی حکومت سے تقاضا کریں کہ اتحادیوں نے اس کے ملک کا جو دفاع کیا ہے، اس کے بدلے میں وہ نہ صرف اسرائیل کے زندہ رہنے کا حق تسلیم کرلے بلکہ وہ اسرائیل کے ساتھ حالت جنگ کو بھی ختم کردے اور بیت المقدس کو اس کا دارالحکومت تسلیم کرلے۔ (رپورٹ: ایم ای سی سی نیوز)

برطانیہ

مسلمانوں کی آرک بشپ سے اسکولوں کے بارے میں اپیل

لیورپول میں ایک مسلم رہنما نے آرک بشپ ڈیرک ورلاک سے اپیل کی ہے کہ ایک کیتھولک گرلز اسکول کو مسلم طالبات کی خاطر صرف خواتین کے لیے مخصوص رکھنے میں اُن کی مدد کی جائے۔

لیورپول مسلم سوسائٹی کے ایک ٹرسٹی جناب اکبر علی نے آرک بشپ کے نام اپنے خط میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ پرنسز پارک میں واقع سینٹ میری ہائی اسکول کو صرف طالبات کے لیے مخصوص رکھنے کے لیے مداخلت کریں۔ اگر حالیہ تجویز پر عمل درآمد کرتے ہوئے اسکول کو لڑکوں کے ایک مقامی کالج کے ساتھ مدغم کیاگیا تو اس میں زیر تعلیم 20 سے

---

[1] امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی۔سی ہے۔ نام کی مناسبت "یروشلم ڈی۔سی" کی ترکیب اختراع کی گئی ہے۔ تاہم ثانی الذکر میں ڈی۔سی David's Capital (داؤد کا دارالحکومت) کا مخفف ہے۔(نگران)